بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

① ------- ایک ہفتہ کے اندر ناخن کاٹنا سنت ہے اگر اس سے تاخیر ہوجائے تو پندرہ دن کے اندر اندر کاٹنا چاہئے، اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک تاخیر کی گنجائش ہے۔ اس سے تاخیر کرنا اور بڑے بڑے ناخن رکھنا جبکہ اس میں نجاست رہ جانے کا احتمال ہو، درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔ لہٰذا لڑکیوں کو فیشن کے طور پر بڑے بڑے ناخن رکھنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اور ناخن کاٹ کر صاف ستھرے رکھنے چاہئے۔

نیز عورت کو زینت کے لئے ناخن پالش لگانا فی نفسہ جائز ہے لیکن چونکہ اس کے لگانے کے بعد نیل پالش کے نیچے ناخن تک پانی نہیں پہنچتا، جس کی وجہ سے وضو اور فرض غسل ادا نہیں ہوتا، اس لئے اگر کوئی عورت ناخن پالش لگائے تو وضو یا فرض غسل کے وقت اتارنا ضروری ہے ورنہ وضو اور غسل ادا نہ ہوگا۔ (ماخذہ التبویب: ۱۸۹،۵۵)

البتہ اگر کوئی خاتون ناخن پالش کی بجائے کوئی ایسا رنگ لگائے جو ناخن پالش کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتا ہو، مگر اس کی تہہ ناخن پر نہ جمتی ہو بلکہ صرف رنگت ظاہر ہوتی ہے تو اس کے لگانے کی اجازت ہے یعنی وہ وضو اور غسل سے مانع نہیں ہوگا۔

کما فی الھندیۃ: (۳۵۷/۵)

وقلم الاظفار سنۃ الا فی دار الحرب ... الأفضل ان یقلم

(جاری ہے...)

Scanned by CamScanner

فاما اذا لم يتضمن تدليسا ولا اخراعا فقد صح عن الحسن
والحسين رضي الله عنهما انهما كانا يخضبان بالسواد ـ الخ ـ

وفي الشامية: (٦/٧٥٦)

أما بالحمرة فهو سنة الرجال وسيما المسلمين ـ ومذهبنا
ان الصبغ بالحناء والوسمة حسن كما في الخانية ـ قال
النووي، ومذهبنا استحباب خضاب الشيب للرجل و
المرأة بصفرة أو حمرة وتحريم خضابه بالسواد على الأصح لقوله
عليه السلام (غيروا هذا الشيب واجتنبوا السواد) ..الخ والله تعالى أعلم بالصواب.

سهیل النور عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی۔
۲۷ جمادی الثانیہ ۱۴۳۳ھ
۱۹ مئی ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح
محمد عالم ربانی
۲۷ جمادی الثانیہ
۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۲۷/۶/۱۴۳۳ھ

مفتی
دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
۲۸/۶/۱۴۳۳ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۲/۱۴۴۶
مورخہ ۲۸/۶/۳۳
۲۰۱۲/۵/۲۰
دار العلوم کراچی